اختؔر انصاری

(1909ء – 1988ء)

اختؔر انصاری، بدایوں (اتر پردیش) میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے دہلی اور علی گڑھ میں تعلیم حاصل کی۔ پھر وہ اعلیٰ تعلیم کے لیے لندن گئے مگر والد کی علالت کے باعث جلد واپس آ گئے۔ پہلے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ اردو سے وابستہ ہوئے اس کے بعد ٹریننگ کالج میں بحیثیت لیکچرر ان کا تقرّر ہوا۔ 1974ء میں وہ ریٹائر ہوئے اور آخر وقت تک علی گڑھ ہی میں رہے۔

اُن کی ادبی زندگی کا آغاز طالب علمی کے زمانے میں ہوا۔ وہ شروع میں شیلؔی اور کیٹسؔ سے متاثر ہوئے لیکن بعد میں انھوں نے ترقی پسند ادبی تحریک کے اثرات قبول کیے اور شاعری کو سیاسی اور سماجی شعور کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔ اختؔر انصاری نے افسانے بھی لکھے اور تنقید بھی لیکن انھیں شہرت قطعات سے ملی۔ ایک ’ادبی ڈائری‘، ’افادی ادب‘، ’غزل کی سرگزشت‘، ’غزل اور غزل کی تعلیم‘ ان کی نثری تصنیفات ہیں۔ ’نغمۂ روح‘، ’روحِ عصر‘، ’دہانِ زخم‘، ’خندۂ سحر‘، ’درد و داغ‘، ’شعلہ بجام‘، ’آبگینے‘ اختؔر انصاری کے مجموعے ہیں۔

© NCERT not to be republished

امکانات

قدم آہستہ رکھ کہ ممکن ہے
کوئی کونپل زمیں سے پھوٹتی ہو
یا کسی پھول کی کلی سرِ دست
مزے خوابِ عدم کے لوٹتی ہو

مشق

لفظ ومعنی

سرِدست : فی الحال، ابھی

عَدم : وہ دنیا، جہاں انسان مرنے کے بعد جاتا ہے، وجود کا نہ ہونا

غور کرنے کی بات

- اس قطعے میں اس بات کی تلقین کی گئی ہے کہ ہمیں زندگی کو احتیاط کے ساتھ، دوسروں کا خیال رکھتے ہوئے گزارنا چاہیے یا اس طرح جینا چاہیے کہ دوسروں کو دشواری نہ ہو۔

© NCERT not to be republished

سوالوں کے جواب لکھیے

1. کلی کا خوابِ عدم کے مزے لوٹنے سے کیا مراد ہے؟
2. اس قطعے میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟

عملی کام

- اس قطعے کو زبانی یاد کیجیے اور خوشخط لکھیے۔

آرزو

دل کو برباد کیے جاتی ہے
غم بدستور دیے جاتی ہے
مَر چُکیں ساری امیدیں اختؔر
آرزو ہے کہ جیے جاتی ہے

مشق

لفظ و معنی

برباد : تباہ
بدستور : ہمیشہ کی طرح، مسلسل

© NCERT not to be republished

غور کرنے کی بات

- اس قطعے میں شاعر نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ حالات کسی قدر ناخوشگوار ہوں تب بھی جینے کی آرزو ہمیشہ قائم رہتی ہے۔

سوالوں کے جواب لکھیے

1. 'آرزو ہے کہ جیے جاتی ہے' سے کیا مُراد ہے؟
2. اس قطعے میں کیا بات کہی گئی ہے؟

عملی کام

- قطعے کو بلند آواز سے پڑھیے اور زبانی یاد کیجیے۔
- قطعے کے مفہوم کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

شَبِ پُر بَہار

اندھیری رات، خموشی، سرور کا عالم
بھری ہے قہر کی مَستی ہوا کے جھونکوں میں
سُکوت بَن کے فضاؤں پہ چھا گئی ہے گھٹا
بَرس رہی ہیں خُدا جانے کیوں مری آنکھیں

اختر انصاری

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ و معنی

سُرور : نشہ
قہر : غضب
سُکوت : خاموشی

سوالوں کے جواب لکھیے

1. اس قطعے میں شاعر نے فطرت کی کن کیفیات کو بیان کیا ہے؟
2. ہوا کے جھونکوں میں کیسی مستی بھری ہوئی ہے؟

© NCERT not to be republished